روزنامہ
الفضل لاہور
یوم شنبہ
فی پرچہ ڈیڑھ آنہ
جلد ۳ | ۱۲ امان ۱۳۲۸ھش ۱۲ مارچ ۱۹۴۹ء | نمبر ۵۹

پاکستان سیکورٹی پرنٹنگ پریس کا سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا

"پاکستان کی مالی بنیادیں مضبوط سے مضبوط تر ہو جائینگی" (گورنر جنرل)

کراچی ۱۱ مارچ آج شام خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان نے کراچی سے بارہ میل کے فاصلہ پر پاکستان سیکورٹی پرنٹنگ پریس کا سنگ بنیاد رکھ دیا۔ اس موقعہ پر مسٹر لیاقت علی خان۔ چودھری محمد ظفر اللہ خان۔ سردار عبدالرب نشتر اور پیرزادہ عبدالستار کے علاوہ بہت سے غیر ملکی سفرا بھی موجود تھے۔

گورنر جنرل نے تقریر کرتے ہوئے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد اور محکمہ خزانہ کے افسروں کی خاص طور پر تعریف کی۔ اور فرمایا۔ ان حضرات کی کوششوں سے ہی پاکستان کی مالی بنیاد مضبوط ہوئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ ان بنیادوں کو مضبوط تر کرنے میں اس پریس کا بڑا دخل ہوگا۔ مجھے اعتماد ہے۔ کہ جس برطانوی فرم نے پریس کو چلانے کا ذمہ لیا ہے وہ ہمیں بے مثال کامیابی حاصل کریگی۔

برطانوی فرم کے صدر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہم پاکستان میں جدید ترین مشینوں پر مشتمل پریس قائم کریں گے۔ میں گورنر جنرل کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم وفاداری اور مستقل مزاجی سے آپکے ساتھ تعاون کریں گے۔ پاکستانی باشندوں کو اس کام کی ٹریننگ دینا ہمارا خاص فرض ہوگا۔ امید ہے کہ ہم کچھ نوجوانوں کو اس سلسلے میں اعلےٰ ٹریننگ کے لئے انگلستان بھی بھیجیں گے۔ پریس کے قیام سے ڈیڑھ ہزار سے زیادہ اشخاص برسر روزگار ہو جائیں گے۔

"میں صوبے میں کسی غدار کو نہ رہنے دونگا" (وزیر اعظم سرحد)

پشاور ۱۱ مارچ۔ خان عبدالقیوم وزیر اعظم نے بحث ختم کرتے ہوئے کہا افسوس ہے کہ بجٹ پر تعمیری نکتہ چینی بہت کم ہوئی ہے۔ آپ نے سرخپوشوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا جو سرخپوش اپنا سیاسی نظریہ بدلنے کے لئے آمادہ ہیں انہیں رہا کر دیا جائے گا۔ لیکن افسوس ہے کہ بعض سرخپوش اب بھی پاکستان کو ایک زندہ حقیقت ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اس ملک سے چلے جائیں۔ جب تک میں برسر اقتدار ہوں میں صوبے میں کسی غدار کو رہنے نہ دوں گا۔

شرق اردن اور اسرائیل میں سمجھوتہ

روڈز ۱۱ مارچ۔ اسرائیل اور شرق اردن کے درمیان لڑائی بند کر دینے کا سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ سمجھوتہ کی شرائط پر عام صلحنامہ تک عملدرآمد کیا جائیگا۔

جسٹس ابو صالح محمد اکرم گورنر بنا دیئے گئے

ڈھاکہ ۱۱ مارچ۔ مشرقی بنگال کے گورنر چھ ہفتوں کے لئے رخصت پر جا رہے ہیں۔ انکی جگہ ڈھاکہ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس ابو صالح محمد اکرم کو قائمقام گورنر مقرر کیا گیا ہے۔

سب کمیٹی کشمیر کی سرگرمیاں

نئی دہلی ۱۱ مارچ۔ اقوام متحدہ کے کشمیر کمیشن نے جو سب کمیٹی مقرر کی ہے۔ اس نے آج پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں سے بات چیت کی۔ معلوم ہوا ہے کہ بات چیت جموں و کشمیر میں عارضی صلح کی مستقل حد بندی کے سوال پر ہوئی گفتگو کے وقت کمیشن کے فوجی مشیر جنرل ڈیلوائے بھی موجود تھے۔ امید ہے کہ سب کمیٹی کل پھر بات چیت کرے گی۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۱ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بدستور پاؤں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ علالت طبع کے باعث حضور خطبہ جمعہ کے لئے تشریف نہ لا سکے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کمر اور کان میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب تاحال علیل ہیں۔ اور حالت خطرے سے باہر نہیں ہوئی۔ احباب صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

محترم نواب عبداللہ خان صاحب کی علالت

مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

محترم نواب صاحب کو رات بے چینی بہت رہی اور نیند کم آئی۔ آج صبح سے ضعف بہت ہے دل اور خون کے دباؤ کی حالت پہلے جیسی ہے۔ بخار ابھی تک ہو رہا ہے۔ احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص طور پر درخواست ہے کہ محترم نواب صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ڈھاکہ یونیورسٹی غیر معین عرصہ کے لئے بند ہو گئی

نچلے درجہ کے عملہ نے ہڑتال کر رکھی ہے

ڈھاکہ ۱۱ مارچ۔ ڈھاکہ یونیورسٹی کو غیر معین عرصہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ یونیورسٹی کے نچلے درجہ کے سٹاف نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ اس سلسلے میں وائس چانسلر نے ایک بیان میں کہا یونیورسٹی کی مجلس انتظامیہ نے ہڑتالیوں کو کہا تھا کہ اگر وہ دس مارچ تک ڈیوٹی پر حاضر ہو جائیں۔ تو ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی چونکہ وہ مقررہ تاریخ پر حاضر نہیں ہوئے۔ اس لئے ناچار یونیورسٹی کو نامعلوم عرصہ کے لئے بند کرنا پڑا ہے۔

آپ نے ہڑتالیوں کے ازدیٔ تنخواہ کے مطالبہ کا ذکر کیا۔ اور کہا اکثر صورتوں میں ان کی تنخواہ محکمہ تعلیم کی تنخواہوں سے پہلے ہی زیادہ ہے۔

سابق فوجیوں کے بچوں کے لئے وظائف

لاہور ۱۱ مارچ۔ سابق فوجیوں کے بچے بچیوں اور لواحقین کو وظیفہ دینے سے متعلق مغربی پنجاب کے محکمہ پوسٹ وار سروس نے ایک سکیم تیار کی ہے یہ وظیفے پوسٹ وار سروسز ایجسٹرکشن فنڈ سے دیئے جائیں گے۔ کے۔ سی۔ او۔ آئی۔ سی۔ او۔ آر۔ ای۔ سی۔ او کا عہدہ رکھنے والے اشخاص کے لواحقین اس سکیم سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ مڈل اور ہائی درجوں میں ڈے سکالروں کے لئے علی الترتیب ۱۳۵ اور ۱۴۰ وظیفے ہوں گے۔ اور اس کے مقابلہ میں بورڈنگ ہاؤس میں رہنے والے ان درجوں کے طلباء کے لئے علی الترتیب ۳۳ اور ۶۰ وظیفے دیئے جائیں گے۔ ان وظیفوں کا ۲۵ فیصدی حصہ طالبات کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔

درخواستوں کے فارم ہر ضلع میں سیکرٹری ڈسٹرکٹ سولجرز سیلرز اینڈ ائیرمین بورڈ سے مفت مل سکتے ہیں۔ مڈل اور ہائی جماعتوں کے لئے وظیفوں کے بارہ میں درخواستیں ڈسٹرکٹ سولجرز سیلرز اینڈ ائیرمین بورڈ کے سیکرٹری کی معرفت ڈپٹی کمشنر متعلقہ کے پاس پیش کی جانی چاہئیں۔

جنگلات کانفرنس میں گورنر کی تقریر

لاہور ۱۱ مارچ۔ لاہور میں مغربی پنجاب کی فارسٹ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے ہز ایکسی لنسی سر فرانسس موڈی گورنر مغربی پنجاب نے کہا۔ آپ کے کام اور درختوں کی اہمیت کا عوام کو احساس نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ درخت لگانے کے لئے کافی دیر تک فائدہ کے لئے انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اعلےٰ قسم کے گیہوں یا اعلےٰ کپاس سے فوری فائدہ حاصل ہو جاتا ہے۔ جس کے سبب کاشتکار ان اشیاء کی کاشت پر رضامند ہو جاتے ہیں۔ آپ کا معاملہ مختلف ہے ایک شخص جو درخت لگاتا ہے وہ اسے شاذ ہی کاٹتا ہے۔ تاہم خوشی کی بات ہے کہ اب درخت لگانے کی طرف بھی توجہ ہو رہی ہے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

یہودی پیش قدمی عقبہ کی طرف بڑھ رہی ہے۔

عرب لیجن نے کمک پہنچا دی

عمان ۱۱ مارچ۔ یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ یہودی پیش قدمی خلیج عقبہ کی طرف رہی ہے۔ بحیرہ مردار کے جنوبی کنارے سے اسرائیلی افواج کے مسلح دستے جنوب کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور ایک دوسری یہودی فوج مصری فلسطینی سرحد کی طرف جنوب مشرق میں سرگرمی دکھا رہی ہے۔ یہودیوں کی یہ تحریک ایک ہفتہ کی گشتی سرگرمیوں کے بعد ظہور میں آئی ہے۔ اپنی گشتی سرگرمیوں کے دوران میں ایک وقت یہ فوجی دستے عقبہ میں مقیم برطانوی چوکی سے صرف ۲۰ میل رہ گئے تھے۔

یہاں برطانوی افواج اور شرق اردن معاہدہ کے تحت موجود ہیں۔ اطلاع ملی ہے کہ ان دستوں میں سے ایک مصری علاقہ میں بھی گھس گیا۔

اقوام متحدہ کے مبصروں کی ایک کمک گزشتہ اڑتالیس گھنٹوں کے اندر عقبہ کے علاقہ میں پہنچ گئی ہے۔ اور قائم مقام ثالث ڈاکٹر رالف بنچ کو عمان ریڈیو کے ذریعہ ہر گھنٹہ کی اطلاع براہ راست پہنچ رہی ہے۔ آٹھ میل لمبی خلیج کے فلسطینی ساحل کے مستقبل کے متعلق بلکہ سارے جنوبی فلسطین کے متعلق ابھی اقوام متحدہ کو آخری فیصلہ کرنا باقی ہے۔ یہودیوں کے طریقہ کار سے ظاہر ہو چکا ہے۔ کہ وہ اس علاقہ پر فوجی قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔

عمان میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب تک اسرائیل اور عرب لیجن کے نمائندے جزیرہ روڈز میں گفت و شنید کر رہے ہیں صلح کرنے پر تیار نہیں ہو جاتے اس وقت تک اسرائیل اور شرق اردن میں جنگ جاری ہے۔ اور یہ کہ عرب لیجن کو اپنے تحفظ کے خلاف ہر دھمکی کا مقابلہ کرنا چاہئیے۔

لیجن کی کمک جس میں بکتر بند گاڑیاں اور توپیں بھی شامل ہیں خطرے والے علاقوں کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اور اگر یہودیوں کی پیش قدمی جاری رہی تو آئندہ چند گھنٹوں تک جنگ چھڑ جانے کا خطرہ ہے۔ (اسٹار)

"ہماری پشت پر اسٹالن اور روسی فوج ہے"

(بلغاروی جرنل)

القرہ ۱۱ مارچ۔ بلغاروی جرنل نے فوجی خدمات کی اپیل میں یہ اعلان کیا۔ کہ "کچھ لوگ ایسے ہیں۔ جو ہمارے ملک پر حملہ کرنے کے لئے موقعہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ یہ ضروری بات ہے۔ کہ ہم اپنے ملک کے دشمن کے خلاف اپنی اہلیت۔ طاقت اور ذہانت کو انتہائی طور پر مجتمع کریں۔ ہم تنہا نہیں ہیں۔ ہماری پشت پر ہمارا نجات دہندہ اسٹالن اور روسی فوج ہے"

اگرچہ انہوں نے محض یہ کہا۔ کہ ترکی "دشمنوں" میں سے ایک ہے۔ لیکن ترکی کے خلاف مظاہرے بلغاریہ کے تمام شہروں خصوصاً صوفیہ میں ہو رہے ہیں۔

صوفیہ ریڈیو ترکی کے خلاف پروپیگنڈا بھی کر رہا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ روس کے لئے بلغاروی باشندوں کی دوستی کا بھی اعتراف کرتا ہے۔

بلغاریہ کی ان تازہ ترین سرگرمیوں کو ترکی کے اخباروں میں نمایاں سرخی کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ اور وہ امریکہ کے اس بیان کو دوہرا رہے ہیں۔ کہ روس نے بلغاریہ کو کن سے نجات دلائی ہے۔ جب روسی فوج بلغاریہ میں داخل ہوئی تھی تو وہاں ایک بھی نازی موجود نہیں تھا۔"

یہاں کے باوثوق حلقوں کا بیان ہے۔ کہ بلغاریہ کی ان حرکتوں کا سبب ترکی کے حملہ کا خوف نہیں ہے۔ بلکہ وہ دنیا بھر میں روسی پروپیگنڈا کی پیش قدمی کا ایک جزو ہے۔ اور غالباً نئی روسی فوجوں کے بلغاریہ میں داخلہ کا پیش خیمہ ہے۔ تاکہ وہ اپنے نام نہاد برادر خورد کی مدافعت کر سکے۔

اس نقل و حرکت سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بلغاریہ کی مسلم اقلیت کے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی (بلغاریہ میں مسلمانوں کی تعداد آبادی کی پندرہ فی صدی ہے) کیونکہ وہ موجودہ اقتدار کے لئے "خطرناک عنصر" ہیں۔

یہاں ایک مبصر نے اسٹار کے نامہ نگار کو بتایا۔ کہ "معلوم ہوتا ہے۔ کہ بلغاروی باشندوں یا ان کے آقاؤں کے حواس مختل ہو گئے ہیں۔ ابھی دو ہفتہ قبل القرہ میں بلغاروی وزیر مختار نے بیان کیا تھا۔ کہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ ترکی اور بلغاریہ دوستانہ تعلقات نہ رکھ سکیں۔ (اسٹار)

عرب بیت المقدس کا دورہ

بیت المقدس ۱۱ مارچ۔ مفاہمتی کمشن کے صدر کمشن کے افسر انتظام کی معیت میں عرب بیت المقدس کا دورہ کیا۔

اس کے بعد وہ بیت اللحم اور عبران گئے۔ وہ جینین۔ نابلوس اور رملہ رام کا بھی دورہ کریں گے جدید شہر کا دورہ کرنے کے بعد وہ جمعرات اور جمعہ گلیلی اور ساحلی علاقہ کے دورہ میں گذاریں گے۔

مفاہمتی کمشن نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ گورنمنٹ ہاؤس میں اپنے ہیڈ کوارٹر کے علاوہ عرب بیت المقدس میں اپنا ایک دفتر قائم کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ اسی دفتر میں آئندہ ہفتہ اجلاس منعقد ہوگا۔ (اسٹار)

ہندوستان میں تجارت اور خوراک کے مسائل کی پیچیدگی

نئی دہلی ۱۱ مارچ۔ ہندوستانی پارلیمنٹ میں مرکزی وزیر مسٹر [illegible] نے بتایا۔ کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان آزادانہ تجارت کے سوال پر جلد ہی بین المملکتی کانفرنس میں غور کیا جائیگا۔ آپ نے کہا۔ ملک کی تقسیم کے بعد تجارتی مسائل پیچیدہ ہو گئے ہیں۔ اور ملک میں خوراک کی مزید کمی واقع ہو گئی ہے۔

چینی حکومت نے صلح کی تجاویز کا مسودہ تیار کر لیا

نانکنگ ۱۱ مارچ۔ صلح کی تجاویز کا سرکاری مسودہ گذشتہ شب تیار ہو گیا ہے۔ اور یہ آج یا کل کسی وقت صدر لی ٹسنگ جن کے سامنے منظوری کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔ دس افراد پر مشتمل صلح کی کمیٹی کے اراکین نے اسٹار کو بتایا کہ یہ مسودہ ان نکات پر قائم ہے۔ جو کمیونسٹ لیڈر ماؤ تسی تنگ نے پیش کئے تھے۔

"جنگی مجرموں" کے سوال پر گفت و شنید شروع ہو جانے کے بعد مختلف طریقوں سے غور کیا جائے گا۔

موجودہ حکومت کو ایک عارضی حکومت کی شکل میں نئے سرے سے ترتیب دیا جائے گا۔ جو ایک نیا دستور بنائے گی۔

فوج کے متعلق یہ کہا جاتا ہے۔ کہ کومنٹانگ اور کمیونسٹ افواج کو ملا کر ایک کر دیا جائے۔ اور یہ قومی دفاع کی فوج کی صورت میں نئے سرے سے تشکیل پائے۔ جو کسی پارٹی کے ساتھ ملحق نہ ہو۔ (اسٹار)

بقیہ لیڈر صفحہ تین سے آگے

مسلمان ہونا چاہے۔ اس کو کوئی روک نہ رہے۔ اور جو اپنے ہی دین پر رہنا چاہے۔ وہ بلا روک ٹوک اس پر رہ سکے۔ یعنی کسی دین کا اختیار کرنا یا نہ کرنا صرف اللہ کے لئے ہو۔ کسی جبر کے ماتحت نہ ہو۔ آیہ کریمہ کے اس ٹکڑے کے یہ معنی نہ صرف قرآن کریم کی سپرٹ کے مطابق ہی صحیح ہیں۔ بلکہ اس ماحول میں بھی یہی معنی بیٹھتے ہیں۔ ورنہ ماحول سے آزاد ہو کر تو آدمی کسی عبارت کے جو معنی حسب دلخواہ چاہے کر سکتا ہے۔ لیکن ایسے آزاد معنی کو ہم عبارت کے مصنف کے معنی نہیں کہینگے۔ بلکہ عبارت میں اپنے معنی بھرنے کے مترادف ہوگا۔ ویسے تو ہر ایک آدمی چاہے تو رات کو دن اور دن کو رات کہہ لے۔ مگر اس کے ایسا کہنے سے رات دن نہیں بن جائیگی۔ اور نہ دن رات۔

مودودی صاحب نے جو معنی کئے ہیں۔ دراصل وہ اصل کے بالکل الٹ ہیں جو قرآن کریم کی عبارت سے پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی آپ کے معنی اس فتنہ کو بپا کرنے پر دلالت کرتے ہیں۔ جس فتنہ کو قرآن کریم اپنی اس ہدایت سے فرو کرنا چاہتا ہے۔ خواہ یہ فتنہ بظاہر صالحین ہی کیوں نہ بپا کریں۔ جو شخص بھی اس لئے تلوار اٹھائے گا۔ کہ کسی دین کا اختیار کرنا یا نہ کرنا صرف اللہ کی خاطر نہ ہو۔ بلکہ اس میں جبر کا شائبہ بھی پایا جاتا ہو۔ تو یقیناً وہ اسی قسم کا فتنہ بپا کرنے والا ہوگا۔ حقیقی صالحین کا فرض ہے۔ کہ ان فتنہ بپا کرنے والے صالحین کہلانے والوں کے ساتھ جنگ کر کے بھی فتنہ کو فرو کر دیں۔ اور اسی وقت تک ان کے ساتھ لڑیں کہ فتنہ دب جائے۔ اور ملک کی فضا صاف ہو جائے۔ اور دین خالص اللہ کے لئے ہو جائے۔

ہم نے یہ ایک مثال پیش کی ہے۔ اور یہ دکھانا چاہا ہے کہ ہمارے بعض علمائے جدید نے کس طرح اسلام کو پیش کیا ہے۔ اور اس کا کیا نتیجہ نکلا ہے۔ کہ غیر تو غیر خود مسلمان بھی اپنے آپ کو اقبالی مجرم خیال کرنے لگتے ہیں۔ اور جب مغربی شاطران سیاست اور دوسری غیر مسلم اقوام کہتی ہیں۔ کہ اسلام اپنی اشاعت کے لئے تلوار کا مرہون ہے تو شرم کے مارے سر جھکا لینا پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ ہمارے سامنے ایسے علماء کے حوالے پیش کر دیتے ہیں۔

انہی عاقبت نااندیش آزاد خیال علمائے جدید کی سیاق و سباق سے آزاد شرحیں ہیں جو حزب مخالف کے دل میں کھٹک رہی ہیں۔ اور ان سے

"اسلامی حکومت کے نفاذ کے خلاف وہ باتیں کھلوا رہی ہیں۔ جو ہم چند روز سے اخباروں میں پڑھ رہے ہیں۔

ہم ان شارحین کی نیت پر حملہ نہیں کرتے ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ان کی نیت اچھی ہے۔ بلکہ بہت اچھی ہے۔ وہ مسلمانوں میں خود اعتمادی کی روح نفوذ کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کو بھولا ہوا درس شجاعت یاد دلانا چاہتے ہیں۔ لیکن ہماری عرض ہے کہ یہ طریق غلط ہے۔ غلطی سے صحت کبھی نہیں ہو سکتی۔ اسلامی شجاعت کی بنیاد حقیقت پر ہے غلط توجیہات پر نہیں ہے۔ یہ سراسر غلط راہ نمائی ہے۔ اور اشاعت اسلام کے لئے سد سکندری بن گئی ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ اس وقت طاقت کی اکائی تلوار نہیں نیزہ نہیں۔ تیر و تفنگ نہیں بلکہ ایٹم بم اور ایٹم بم سے بھی زیادہ خطرناک اسلحہ ہلاکت ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ طاقت ہمارے پاس صفر کا حکم رکھتی ہے۔ اس ضمن میں جو کچھ بھی ہے مخالفین کے پاس ہے۔ اس لئے بجائے اس کے کہ ہم خالی خولی حسرتوں کو دل میں پالیں ہمیں چاہئیے کہ اس بازو کو ہی اسلام کا معاون بنانے کی کوشش کریں۔ جس میں ایٹم بم ہے۔ اور وہ اس وقت تک ہمارے قابو میں نہیں آ سکتا جب تک ہم بازو کے مالک کے دل کو فتح نہ کریں۔ اور یہ مانی ہوئی بات ہے۔ کہ دل کی فتح مادی طاقت کے مظاہرے سے نہیں۔ بلکہ اخلاقی طاقت کے زور سے ہی ہوتی ہے۔ خصوصاً جبکہ مادی طاقت کا مظاہرہ ہو بھی کھوکھلا

مجلس دستور ساز پاکستان میں حزب مخالف نے اسلامی حکومت پر اعتراضات کر کے دنیا کو کس قدر اسلام سے دور کر دیا ہے۔ یہ وہی جان سکتا ہے۔ جو اپنی زندگی کا مقصد تبلیغ اسلام سمجھتا ہے۔ اور حزب مخالف کو ایسی کڑی نکتہ چینی کا موقعہ کس نے دیا۔ آہ کیا کہیں کس نے دیا۔ ہم نے ہمارے علمائے نے جنہوں نے قرآن کریم کی آیات کی من بھاتی شرحیں کیں۔

روزنامہ الفضل
۱۲ مارچ ۱۹۴۹ء

انوکھا طریق استدلال

ہم نے کل مجملاً اس امر کے متعلق لکھا تھا۔ کہ باوجود یکہ اللہ تعالےٰ نے دینِ اسلام کو دنیا کے لئے ایک رحمت اور ایک نعمتِ عظمیٰ کے طور پر دیا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ جب پاکستان میں اسکی تعلیم کی روشنی میں حکومت کا دستور بنانے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ تو حزب مخالف مخالفت کے لئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ یہانتک کہ میاں افتخار الدین صاحب بھی کم از کم ایک بات میں حزب مخالف ہی کی تائید فرما رہے ہیں۔

پھر کیا وجہ ہے۔ کہ جب یہی نظام اسلام خلفائے راشدہ نے قائم کیا تھا۔ تو غیر مسلم اقوام اپنے ہم مذہبوں کی حکومت کو چھوڑ کر اسلامی حکومت کے زیر اقتدار رہنے کو ترجیح دیتے تھے۔ آج کیوں غیر مسلم اس کا خیر مقدم کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار نہیں کر سکتا۔ اس کے خلاف آواز کیوں اٹھانے پر مجبور ہے۔ اس کی وجہ محض تعصب تو نہیں سمجھا جا سکتا۔ اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ اس کی یہ وجہ تسلیم بھی کر لی جائے۔ کہ وہ اسلامی نظام کی ماہیت سمجھنے سے عاری ہیں۔ کیونکہ دین کا مفہوم جو وہ سمجھتے ہیں۔ دینِ اسلام کا وہ مفہوم نہیں ہے۔ تو پھر بھی ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم سوچیں کہ اس میں کہیں ہمارا ہی تو قصور نہیں ہے۔ ہم نے اشارۃً عرض کیا تھا۔ کہ دراصل قصور زیادہ تر ہمارا ہی ہے۔ ہمارے بعض جدید ترین علماء نے بھی مغربی دنیاوی تحریکوں بالشوزم فاشزم وغیرہ سے متاثر ہو کر دینِ اسلام کو بھی محض انہی تحریکوں کی طرح ایک دنیوی تحریک کی صورت دے کر پیش کیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی حاکمیت کا تجزیہ بھی اسی نقطۂ نظر سے کیا ہے۔ جس طرح حاکمیت کا تجزیہ یہ دنیاوی تحریکیں کرتی ہیں۔ ان علماء نے اللہ تعالےٰ کو بھی ایک ویسا ہی بادشاہ تصور کر لیا ہے۔ جیسا کہ ایک محدود القویٰ انسانی بادشاہ ہوتا ہے۔ جو اپنی حکومت صرف قوت کے بل پر ہی قائم رکھ سکتا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ کوئی حکومت خواہ اسلامی ہو یا لادینی دونوں کے قیام کے لئے مرکزی قوت کی ضرورت ہے۔ لیکن دونوں میں فرق یہ ہے۔ کہ جہاں لادینی حکومت تمامتر مادی قوت پر منحصر ہوتی ہے۔ اور صرف ظاہری اعمال میں ہی فرمانبرداری کا مطالبہ کرتی ہے۔ وہاں اسلامی حکومت کی حقیقی بنیاد اصلاحِ نفس اور اخلاق عالیہ پر ہوتی ہے۔ اور وہ نہ صرف ظاہری اعمال ہی میں فرمانبرداری کا مطالبہ کرتی ہے بلکہ ضمیروں سے بھی مطالبہ کرتی ہے۔ اور اس کو چلانے والوں کے ظاہری اعمال بھی ان کے اخلاق عالیہ ہی کا آئینہ ہوتے ہیں۔ افسوس ہے کہ ہمارے بعض جدید علماء نے اسلامی اور لادینی حکومت کے اس بین فرق کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی حکومت کے قیام کے لئے بھی جبر و طاقت ہی کو بنیادی اصول تسلیم کیا ہے۔ اور اس کو ایک ایسی بھیانک اور خطرناک صورت دے دی ہے۔ کہ غیر تو غیر خود بعض مسلمان کہلانے والے بھی اس کا نام سنکر کانوں پر ہاتھ رکھنے لگتے ہیں۔

جس طرح ایک دنیاوی حکومت کے لئے مادی طاقت بنیادی اینٹ ہے۔ اگر اسکو نکال دیا جائے۔ تو تمام عمارت دھڑام سے زمین پر آ رہتی ہے۔ اسی طرح اسلامی حکومت کی بنیاد وہ اخلاق عالیہ ہیں۔ جن کی اسلام تلقین کرتا ہے۔ اور اگر اس حکومت سے ان اخلاق عالیہ کی اینٹ کھینچ لی جائے۔ تو خواہ ظاہری ڈھانچہ قائم ہی رہے وہ اسلامی حکومت کی عمارت نہیں کہلائے گا۔ بلکہ اسی قسم کی ایک لادینی حکومتی عمارت ہو گی۔ جو صرف طاقت کے بل پر قائم رہ سکتی ہے۔ حقیقی اسلامی حکومت کی عمارت دراصل منہدم ہو چکی ہو گی۔

ہم نے اپنے کل کے افتتاحیہ کے اختتام پر قرآن کریم کی یہ آیہ کریمہ نقل کی ہے۔ وقاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ فان انتھو فان اللہ بما یعملون بصیر۔ مودودی صاحب نے اس آیہ کریمہ سے استدلال کیا ہے۔ کہ اسلامی جماعت کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ طاقت حاصل کر کے تلوار کے ذریعہ نظام ہائے باطل کا قلع قمع کر دے۔ بے شک اس آیہ کریمہ میں جو قاتلوا کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس کے معنے تلوار ہی سے لڑنے کے بھی ہیں۔ لیکن چونکہ آپ نے اس ٹکڑے کو اپنے ماحول سے بالکل جدا کر کے اس پر غور کیا ہے۔ یا بطور دلیل کے پیش کیا ہے۔ اس لئے آپ اس مغالطہ میں پڑ گئے ہیں۔ یا دوسروں کو ڈالنا چاہتے ہیں۔ جو آپ کے استدلال سے ظاہر ہوتا ہے۔ حالانکہ یہاں لفظ فتنہ خاص اس فتنہ کے متعلق استعمال کیا گیا ہے۔ جو کفار مکہ نے مسلمانوں کے خلاف بپا کیا تھا۔ مگر آپ نے اس کو عام معنی میں سمجھ لیا ہے۔ یا چاہتے ہیں کہ دوسرے اس کے یہ معنی سمجھیں۔ آپ کا خیال ہے یا خیال کرانا چاہتے ہیں۔ کہ یہاں فتنہ سے ہر وہ فتنہ مراد ہے۔ جو دنیا کے پردہ پر کسی جاہلی اقتدار کے قیام کی وجہ سے فتنہ سمجھا جا سکتا ہے۔ مثلاً آپ فرماتے ہیں۔ کہ حق پہاڑ کے اس پار حق ہے۔ تو پہاڑ کے اس پار بھی حق ہی ہے۔ یعنی اگر اللہ تعالےٰ نے توفیق دی ہے۔ کہ ہم اپنے ملک میں حق قائم کر سکے ہیں۔ اور حکومت الٰہیہ بنانے کے قابل ہو گئے ہیں۔ تو ہمیں چاہیئے کہ اتنی قوت حاصل کریں۔ کہ ہم تلوار کے زور سے حق کو اپنے ہمسایہ ملک میں بھی قائم کریں۔ اور تلوار کے زور سے باطل کے ہاتھ سے عنانِ اقتدار چھین لیں۔

اب اگر لفظ فتنہ کو ان وسیع معنوں میں لیا جائے۔ تو واقعی وہی نتیجہ نکلتا ہے۔ جس نتیجہ پر مودودی صاحب پہنچے ہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ یہ وسیع معنی صرف اسی صورت میں لے جا سکتے ہیں۔ جب آیہ کریمہ کے ٹکڑے قاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنۃ و یکون الدین کلہ للہ۔ کو اپنے ماحول سے بالکل جدا کر لیا جائے۔ اور ضمیر "ھم" کا مرجع تمام دنیا کے علمبرداران باطل کو سمجھا جائے۔ لیکن یہ بات تمام دنیا کے علماء کے نزدیک مسلمہ ہے۔ کہ کسی عبارت کا مفہوم سیاق و سباق کے درمیان رکھ کر ہی صحیح سمجھا جا سکتا ہے۔ اس لئے ہم یہاں آیہ کریمہ کے اس ٹکڑے کو سیاق و سباق سمیت نقل کرتے ہیں۔ فھو ھذا۔

وما لھم الا یعذبھم اللہ وھم
اور کیا ہے ان کے لئے کہ نہ عذاب دے انہیں اللہ حالانکہ وہ
یصدون عن المسجد الحرام
روکتے ہیں مسجد حرام سے
وما کانوا اولیاءہٗ ان اولیاءہٗ
اور نہیں ہیں وہ حقیقی متولی اس کے۔ نہیں حقیقی متولی اس کے
الا المتقون ولکن اکثرھم
سوائے متقیوں کے لیکن اکثر ان کے
لا یعلمون ۝ وما کان صلاتھم
نہیں جانتے اور نہیں ہے نماز ان کی
عند البیت الا مکاءً وتصدیۃ
پاس خانہ کعبہ کے سوائے سیٹی بجانے اور تالی پیٹنے کے
فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون
پس چکھو عذاب بسبب اس کے کہ تھے تم کفر کرتے۔
ان الذین کفروا ینفقون اموالھم
یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا وہ خرچ کرتے ہیں اپنے مال
لیصدوا عن سبیل اللہ ؕ فسینفقونھا
تاکہ روکیں راہ سے اللہ کی پس ضرور خرچ کریں گے ان مالوں کو
ثم تکون علیھم حسرۃ ثم
پھر یہ (مال) ہوں گے ان پر حسرت پھر
یغلبون ؕ والذین کفروا الیٰ جھنم
وہ مغلوب کئے جائیں گے اور جن لوگوں نے کفر کیا طرف جہنم کی
یحشرون ۝ لیمیز اللہ الخبیث من
اکٹھے کئے جائیں گے تاکہ جدا کر دے اللہ ناپاک کو
الطیب ویجعل الخبیث بعضہ علیٰ
پاک سے اور رکھ دے خبیث کو اس کے بعض کو
بعض فیرکمہ جمیعا فیجعلہ فی
بعض پر پھر ڈھیر کر دے اسے سب کو پھر کر دے اسے
جھنم ؕ اولٰئک ھم الخسرون
جہنم میں یہ لوگ ہی نقصان پانے والے ہیں۔
قل للذین کفروا ان ینتھوا یغفر لھم
تو کہہ دے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا اگر وہ باز آ جائیں بخشدیا جائے گا انکو
ما قد سلف ج وان یعودوا فقد مضت
جو پہلے ہو چکا اور اگر وہ لوٹیں گے تو یقیناً گذر چکی ہے
سنت الاولین ۝ وقاتلوھم حتیٰ لا
سنت پہلوں کی اور لڑو ان سے یہاں تک کہ نہ
تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ
ہو فساد اور ہو جائے دین سب کا سب اللہ کے لئے
فان انتھوا فان اللہ بما یعملون
پھر اگر وہ باز آ جائیں تو یقیناً اللہ اسے جو وہ کرتے ہیں
بصیر ۝ وان تولوا فاعلموا ان اللہ
خوب دیکھنے والا ہے۔ اور اگر وہ پھر جائیں تو جان لو کہ یقیناً اللہ
مولٰکم نعم المولیٰ ونعم النصیر
دوست ہے تمہارا کیا ہی اچھا ہے دوست اور کیا ہی اچھا ہے مددگار

ہم نے ان آیات کا لفظی ترجمہ دیا ہے۔ ہر کوئی جان سکتا ہے۔ کہ یہ تمام کلام کفار مکہ کے متعلق ہے۔ انہوں ہی نے مسلمانوں کو بیت اللہ سے روکا ہوا تھا۔ اور وہی اپنے آپ کو اس کا متولی بناتے تھے۔ وہی اسلام سے لوگوں کو روکنے کے لئے اپنے مال و متاع خرچ کر رہے تھے۔ اور اسلام کو تلوار سے مٹا دینا چاہتے تھے۔ اب صاف ظاہر ہے۔ کہ زیر بحث ٹکڑے میں جو لفظ فتنہ استعمال ہوا ہے۔ تو کفار مکہ کے خاص فتنہ کے لئے استعمال ہوا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اگر اسکو وسعت دی جا سکتی ہے۔ تو یہ دی جا سکتی ہے۔ کہ جو قوم بھی اسلام کو تلوار سے اس طرح روکنا چاہے۔ جس طرح کفار مکہ نے روکا تھا۔ تو ان کا یہ کام بھی اسی قسم کا فتنہ ہو گا۔ جس کا اس ٹکڑے میں ذکر ہے۔ آپ کسی کھینچ تان یا تخیل کی بڑی سے بڑی پرواز سے بھی اس لفظ کے وہ وسیع اور عام معنی نہیں لے سکتے۔ جو مودودی صاحب نے لئے ہیں۔ کہ خواہ کوئی قوم تم کو کعبۃ اللہ سے نہ بھی روکے۔ اور خواہ وہ تلوار سے اسلام کو روکنے کی کوشش نہ بھی کرے۔ اسلامی جماعت کا فرض ہے کہ وہ طاقت حاصل کر کے اس قوم پر پل پڑے۔ اور تمام سیاسی اقتدار اس کے ہاتھ سے چھین لے۔ چونکہ آپ نے لفظ فتنہ کے معنی ماحول سے جدا کر کے وہ لئے ہیں جو اوپر بیان ہوئے ہیں۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ آپ ویکون الدین کلہ للہ کے بھی ایسے معنی کرتے جو آپ کے مفروضہ نظریہ کے ڈھانچہ میں فٹ آ سکیں۔ اس لئے آپ نے ان الفاظ کا مطلب یہ سمجھا یا سمجھانا چاہا ہے۔ کہ دنیا کی تمام قوموں پر جو غیر اللہ کی پرستش کرتی ہیں۔ چڑھائی کر دو اور ان سے اتنا لڑو اتنا لڑو کہ تمام دنیا کا حکومتی اقتدار صالحین کے ہاتھ میں آ جائے۔ اور تمام انسان اللہ تعالےٰ کی حکومت کو تسلیم کر لیں۔ اور سارے کا سارا دین اللہ کے لئے ہو جائے۔ یعنی سب مسلمان ہو جائیں۔ کوئی دوسرے دین کا پرستار نہ رہے۔ خواہ وہ دل سے اسلام کا قائل ہو یا نہ ہو۔ تم اپنی حکومت تلوار کے زور سے ان پر ٹھونس دو۔ ان کی چیخ و پکار کی کچھ پروا نہ کرو۔ کیونکہ دین کے سامنے چند جانوں کی ہستی ہی کیا ہے۔

حالانکہ اگر ان الفاظ کے وہ معنے کئے جائیں۔ جو اس کے ماحول میں رکھ کر لئے جا سکتے ہیں۔ تو وہ یہی ہیں۔ کہ ان لوگوں سے جنہوں نے یہ فتنہ بپا کیا ہے۔ کہ سنت اللہ سے روک دیا ہے۔ اور اسلام کو تلوار سے روکنا چاہتے ہیں۔ [illegible] تم پر چڑھ چڑھ کر آ رہے ہیں۔ [illegible] کہ یہ فتنہ فرو ہو جائے۔ اور مکہ کی فضا [illegible] ہو جائے۔ کہ ہر شخص خلوص دل [illegible]

باقی دیکھئے کالم ۳ و صفحہ [illegible]

شام ولبنان کا تبلیغی سفر

فلسطین کے احمدی پناہ گزینوں کی تلاش و جائزہ احوال لبنانی وزیر اعظم سے ملاقات

اخبارات اور ریڈیو کی خبروں میں احمدیت کا تذکرہ

(رپورٹ بابت ماہ اگست ستمبر اکتوبر ۱۹۴۸ء)

مکرم مرزا رشید احمد صاحب چغتائی۔ مجاہد تحریک جدید از عمان شرق اردن

(۲)

دمشق سے بیروت، دارالخلافہ لبنان میں آنے پر پوری کوشش سے حیفا کے احمدی پناہ گزینوں کی تلاش میں مصروف عمل ہوا۔ چند دن میں خدا کے فضل سے بعض ایسے احمدی احباب کے اہل و عیال کی تلاش کر کے انہیں بخیریت پایا کہ جن کے بارہ میں بھیانک خبریں سننے میں آئی تھیں

اس ضمن میں بیروت سے باہر "صیدا" اور "صور" دو شہروں میں بھی پہنچا۔ میرے اس سفر کا سب فلسطینی احمدی بھائیوں پر خدا کے فضل سے اچھا اثر پڑا — احوال پرسی اور مصیبت میں ہمدردی نیز ایک دوسرے سے مل کر اور اپنے دیگر بھائیوں کے حالات معلوم کر کے انہیں بہت خوشی ہوئی اور مجھے بھی ان کی خیریت سے اطمینان حاصل ہوا (ان کے متعلق اعداد و شمار وغیرہ علیحدہ رپورٹ میں تحریر کر رہا ہوں)

بعض دیگر مقامی احمدی افراد سے تعارف

علاوہ اپنے ان فلسطینی احمدی بھائیوں تک پہنچنے کے یہاں لبنان میں بعض مقامی احمدیوں سے بھی تعارف و ملاقات کی۔ چنانچہ بیروت میں لبنانی پارلیمنٹ کے سابق پریذیڈنٹ شیخ محمد جسر مرحوم کی زوجہ محترم ام حازم جو چند سال ہوئے احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔ ان کے یہاں یہ ہمراہ مکرم السید منیر الحصنی صاحب گیا۔ جنہوں نے ہمارا نہایت مخلصانہ پُر تپاک خیر مقدم کیا اور ہمیں دعوت طعام دی۔ یہاں آپ کے تین لڑکوں اور ان کے ایک عیسائی دوست کو تبلیغ کا کافی موقع ملا۔

بیروت سے صیدا شہر کے راستہ میں بوجا نامی بستی بھی پڑتی تھی۔ جہاں ہمارے ایک احمدی بھائی شیخ عبدالرحمن صاحب سعیفان اور ان کا خاندان رہتا ہے۔ ان کے یہاں بھی ان کے خاندان سے تعارف اور واقفیت حاصل کرنے کیلئے قیام کیا۔ شیخ صاحب موصوف بسلسلہ کاروبار معلوم ہوا۔ کہ چند ہفتوں سے شرق اردن کے شہر کرک میں گئے ہوئے ہیں۔ علاوہ ان کے لڑکوں اور خاندان کے دوسرے افراد سے ملنے اور تربیتی و عظ و نصائح کرنے کے۔ ان کے گاؤں میں تبلیغ کا اچھا موقع ملا

تبلیغ - ایک بیعت

لبنان میں مختلف مقامات میں مختلف ذرائع سے تبلیغ احمدیت کرنے کے عمدہ مواقع خدا کے فضل سے میسر آئے۔ چنانچہ بر جا میں اس سلسلہ میں ایک دن اور دو رات قیام کر کے کئی لوگوں کو پیغام حق پہنچایا۔ بہت سے لوگ میری قیامگاہ پر ملاقات کے لئے آتے رہے۔ جنہیں تبلیغ کی جاتی رہی۔ ایک شخص نے احمدیت میں شامل ہونے کے لئے پورے طور پر آمادگی کا اظہار کیا مگر موجودہ وقت میں اپنے رشتہ داروں کے ڈر سے بالفعل جماعت میں داخل ہونے کو کسی اور وقت پر ملتوی کر دیا۔ یہاں جن اصحاب کو خاص طور تبلیغ کی گئی ان کی تعداد ۳۶ کس ہے "صور" شہر اپنے حیفا کے احمدی احباب تک پہنچنے کے سلسلہ میں گیا۔ جہاں فلسطینی پناہ گزینوں میں تبلیغ کی۔ احمدی بھائیوں کی خواہش پر ۲ دو یوم یہاں قیام رہا۔ تبلیغ کے علاوہ ان کی تربیت کے لئے بھی وقت صرف کیا۔ یہاں ۲۶ کس کو تبلیغ کی۔ ایک شخص سے خاص طور پر تبادلہ خیالات ۲ دو روز تک چار سے چھ گھنٹہ تک ہوتا رہا۔ انہیں بعض کتب بھی مطالعہ کے لئے دی گئیں۔

رپورٹ ہذا لکھتے وقت خبر پہنچی ہے کہ یہ صاحب جن کا نام السید محمد عبداللہ الشبلاق ہے خدا کے فضل سے احمدیت میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور فارم بیعت پُر کر کے جماعت دمشق میں ارسال کر دیا ہے فالحمد علیٰ ذالک

"صیدا" میں ایک احمدی کے رشتہ داروں سے جو حیفا سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ملاقات کی۔ اور انہیں تبلیغ کی۔ ان کے ہمراہ ایڈیٹر رسالہ "العرفان" سے ملاقات کی۔ احمدیت کے حق میں آپ کئی بار اپنے رسالہ میں مضامین شائع کر چکے ہیں۔ عرصہ قریب میں مکرمی مولوی محمد صدیق صاحب فاضل انچارج سیرالیون مشن کا آمدہ خط اپنے رسالہ میں شائع کیا ہوا مجھے دکھایا۔ احمدیت کے موجودہ دور کے متعلق انہیں بہت سی معلومات بہم پہنچائیں۔ عقیدہ کے لحاظ سے یہ صاحب شیعہ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ مگر دیگر لوگوں کی طرح متعصب نہیں ہیں۔

بیروت میں واپس آ کر عام ملاقاتوں کے علاوہ انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ بھی پیغام احمدیت لوگوں تک پہنچایا۔ احمدیت کا نام دیہ خالص ہمیشہ کے لئے بعض ایڈیٹران اخبار سے بھی خاص ملاقاتیں کی گئیں۔ لبنان کے اس سفر میں ۹۰ کے قریب اشخاص تک تبلیغ احمدیت کی گئی۔

ملاقاتیں

علاوہ تبلیغی ملاقاتوں اور مناسب مواقع پر تبلیغی لٹریچر تقسیم کرنے کے بعض سرکاری اور دیگر بڑی بڑی شخصیتوں سے بھی ملاقاتیں کیں جن میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی جہاد و اسلامی خدمات سے آگاہ کرنے کے علاوہ عربوں کی موجودہ مشکلات میں احمدی جماعت کی طرف سے ان کی مدد اور ارض مقدس کی حفاظت کے سلسلہ میں کوششوں کو بھی بیان کیا گیا۔ اس ضمن میں حضور کے مضمون متعلق فلسطین پر مشتمل دو نو عربی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے اور ذی اثر و وجاہت لوگوں تک پہنچ کر ہدیہ کی صورت میں انہیں پیش کرتا رہا چنانچہ غیر سرکاری شخصیتوں میں سے امریکن یونیورسٹی بیروت کے تین پروفیسر جن میں سے ایک مسلمان ڈاکٹر عمر فرّخ جو کئی کتب کے مصنف اور عرب اکیڈیمی دمشق کے رکن ہیں۔ خاص طور پر قابل ذکر ہیں

لبنان کے (قائمقام) وزیر اعظم سے ملاقات

سرکاری شخصیتوں میں سے سیکرٹریاں دوائر حکومت کے علاوہ مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو مسٹر جبریل مُر وزیر داخلیہ و قائمقام وزیر اعظم جمہوریہ لبنان سے گورنمنٹ ہاؤس میں ملاقات کی اور ان کو جماعت احمدیہ سے متعارف کرایا نیز اس کی دینی خدمات سے آگاہ کرنے کے علاوہ مسئلہ فلسطین میں اس کی حمایت اور عربوں کی مدد سے مطلع کیا۔ اور اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ کے مسئلہ فلسطین کے بارہ میں تحریر کردہ دونو عربی ٹریکٹ ان کو دیئے۔

برطانوی سفیر مقیم بیروت سے ملاقات

یہاں بیروت میں مسٹر ٹریفورڈ ای۔ ایونس (MR. TREFORD. E. EVANS) قائمقام برطانوی سفیر سے بھی مخترم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کی طرف سے مرسلہ انگریزی ترجمہ پر مشتمل قرآن مجید کا ایک نسخہ تحفۃً پیش کرنے کے سلسلہ میں خاکسار اور مکرم سید منیر الحصنی صاحب نے ملاقات کی۔ یہ بے نظیر تحفہ پیش کرنے کے علاوہ میں نے اپنی طرف سے بعض ٹریکٹ مثلاً "میں اسلام کو کیوں پیار کرتا ہوں" (حضرت امیر المومنین کا بمبئی ریڈیو سے براڈکاسٹ شدہ لیکچر انگریزی) نیز "قادیان کی ڈائری" انگریزی کا ایک ایک نسخہ بھی پیش کیا۔

لبنانی اخبارات وغیرہ میں چرچا

میرے زمانہ قیام لبنان میں لبنانی پریس میں احمدیت اور خاکسار کے متعلق اچھا خاصا چرچا رہا۔ اس سلسلہ میں (۱) ایڈیٹران اخبارات سے متذکرہ بالا ملاقات کر کے انہیں احمدیت کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔ (۲) وزیر اعظم لبنان سے ملاقات کے وقت چند ایک اخباری نمائندوں نے بھی جو ملاقات کے معاً بعد گورنمنٹ ہاؤس میں ہی میرے گرد جمع ہو گئے تھے۔ خاص طور پر مجھ سے معلومات حاصل کیں (۳) قرآن مجید کے مذکورہ نسخہ کے متعلق "وکالۃ الصحافۃ البرطانیہ" کی طرف سے دی گئی خبر اخبارات میں شائع ہوئی (۴) اسی طرح وکالۃ الانباء العربیہ "عرب نیوز ایجنسی" نے بھی ایک ملاقات کے دوران میں میرے متعلق خبر حاصل کر کے بیرونی اخبارات کو بھیجی۔ جسمیں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے علاوہ جماعت کی طرف سے اعراب فلسطین کی امداد اور حمایت کا بھی خاص طور پر ذکر کیا۔ غرضیکہ اس دو ہفتہ کے قیام میں اخبارات میں احمدیہ جماعت کے متعلق خاطر خواہ ذکر شائع ہوا۔ کم از کم ۹-۱۰ ایسے اخبارات کا مجھے خود مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ جس میں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات کا ذکر تھا۔

ریڈیو سٹیشن سے خبر

قرآن مجید (انگریزی ترجمہ) کے مذکورہ نسخہ کا تحفہ مسٹر ایونس کو پیش کئے جانے کے متعلق "وکالۃ الصحافۃ البرطانیہ" کی طرف سے جاری کردہ خبر لندن ریڈیو سے ۱۳ اکتوبر کو نشر ہوئی۔ اس کے علاوہ دمشق ریڈیو نے بھی اسی رات بیروت سے دمشق میں میری واپسی کے متعلق خبر نشر کی۔

ایک مخلص احمدی بھائی کی وفات

اسی اثنا میں ہمارے ایک مخلص احمدی بھائی شیخ مصطفیٰ نویلاتی جو کافی عرصہ سے صاحب فراش تھے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم دمشق میں ابتدائی احمدیوں میں سے تھے اور اخلاق حسنہ و صفات حمیدہ کے مالک تھے۔ الحمدللہ کہ آپ کی اولاد میں سے۔ استاذ علاءالدین نویلاتی (جو دمشق میں سکول ماسٹر ہیں) نے خاص طور پر آپ کی ان صفات کو وراثت میں لیا ہے۔ آپ دمشق کے احمدی نوجوانوں میں سے نہایت مخلص، تبلیغ کے لئے خاص جوش اور اس کا اہتمام رکھنے والے نوجوان ہیں آپ کے والد مرحوم کی وفات سے چند گھنٹے قبل بوقت مغرب عیادت و خبر گیری کے لئے خاکسار حسب سابق ان کے مکان پر گیا۔ زیادہ ضعف اور تکلیف کی وجہ سے آپ زبان سے کلام تو نہ کر سکے ہاں اپنی آنکھوں کے ذریعہ اپنے اخلاص و محبت کا اظہار کیا۔ آپ کی یہ نگاہیں اور آپ سے یہ ملاقات اس دنیا میں آخری ثابت ہوئی اور آپ اسی رات مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ اللھم اغفرلہ وارفع درجاتہ۔ دوسرے روز خاکسار نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی

دمشق سے عمان میں واپسی

عیدالاضحیٰ میں چند دن اب باقی رہ گئے تھے۔ سو یہاں جماعت میں عید پڑھ کر واپس اپنے مرکز عمان شرق اردن میں مورخہ ۱۸ اکتوبر کو پہنچ گیا۔ یہ سفر جہاں دیگر بہت سی کارآمد اور مفید معلومات حاصل کرنے اور تبلیغ کے علاوہ جماعتوں سے تعارف و ملاقات

(باقی دیکھیں صفحہ ۷)

"پیغام صلح" کی ایک رپورٹ اور اس کی حقیقت

(از مکرم جناب نور محمد نسیم سیفی صاحب مبلغ انچارج نائیجیریا مشن)

(۲)

کچھ عرصہ ہوا پیغام صلح میں نائیجیریا کے ایک صاحب مسٹر ٹی۔ ایس اکنی (پیغام صلح میں "اکونی" چھپا تھا در اصل یہ نام اکنی AKANNI ہے) کے بعض خطوط شائع ہوئے تھے۔ جس میں اس بات کا اظہار کیا گیا تھا کہ مسٹر اکنی ۱۹۱۶ء میں "قادیانی جماعت نائیجیریا" کے سرگرم ممبر تھے اور مدینہ سے آمدہ کسی عرب سے اکنی صاحب کی پارٹی کا مناظرہ ہوا تو عرب صاحب کو زک اٹھانی پڑی اور جب ہم سے اس کا مناظرہ ہوا تو ہمیں شکست فاش ہوئی اور پبلک پر اس کا بہت برا اثر ہوا وغیرہ وغیرہ۔

اس اخبار کا تراشہ دفتر کی طرف سے مجھے ملا تھا اور میں نے مفصل جواب لکھ کر روانہ کیا تھا۔ ممکن ہے وہ جواب اس کا ملخص یا اس کے بعض اقتباسات الفضل میں شائع ہوں (دیکھو الفضل مورخہ ۶ر فروری ۱۹۴۹ء) لیکن یہ چند سطور اس لئے شائع کر رہا ہوں کہ اس جواب کے لکھنے کے بعد اکنی صاحب سے ملاقات کا موقع ملا تو یہ تمام امور زیر بحث آئے۔ ان دونوں باتوں کے متعلق جو کچھ اکنی صاحب نے کہا وہ ناظرین الفضل کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

ملاقات یوں ہوئی کہ جب ہم نے حضرت الحاج مولانا عبد الرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ کے قیام نائیجیریا کے متعلق ایک پمفلٹ شائع کیا تو اس کی اشاعت کے ایک دو روز بعد ایک چھریرے سے بدن کے نوجوان مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔

"نیر صاحب کے متعلق آپ نے کوئی پمفلٹ شائع کیا ہے؟ مجھے وہ خریدنا ہے۔ کیا قیمت ہے اس کی؟" انہوں نے کہا۔ میں نے انہیں بتایا کہ یہ پمفلٹ تو ہم مفت تقسیم کر رہے ہیں۔ چنانچہ انکو ایک پمفلٹ دیا گیا۔

"تو پھر دو دیجئے گا مجھے۔ ایک میرے لئے اور ایک میرے دوست کے لئے"۔
انہیں دو پمفلٹ دئیے گئے۔

جب آپ واپس جا رہے تھے تو میں نے آپ کا نام پوچھا۔
کہنے لگے "ٹی۔ ایس اکنی"

یہ نام سنتے ہی میں نے ان سے عرض کیا کہ تشریف رکھئے مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔ وہ ملاقات کے کمرے میں کرسی پر بیٹھ گئے تو میں اپنے دفتر میں سے پیغام صلح کا ۲۴ نومبر ۱۹۴۸ء کا پرچہ لے کر ان کے پاس حاضر ہو گیا۔

میں نے انہیں بتایا کہ پیغام صلح والوں نے آپ کے نام سے چند خطوط شائع کئے ہیں اور ان میں ان دو باتوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ یعنی اکنی صاحب کا سن بیعت اور عرب صاحب سے مناظرہ۔ کہنے لگے میں نے تو ۱۹۲۳ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ اگر انہوں نے ۱۹۱۶ء لکھا ہے تو یہ ان کی غلطی ہے بلکہ جھوٹ ہے۔ اس پر میں نے ان سے اپنے جواب کا تذکرہ کیا جو میں نے اس اخبار کے تراشہ کے سلسلہ میں دفتر کو بھی بھیجا تھا اور انہیں بتایا کہ ان کی عمر کے مطابق ۱۹۱۶ء میں تو وہ ابھی کپڑے پہننا بھی نہ سیکھے تھے۔ قادیانی جماعت کا سرگرم ممبر ہونا تو بہت دور کی بات ہے۔ اس پر وہ پیغام صلح کی اس غلط بیانی پر کچھ جھنجھلائے گئے اور کہنے لگے کہ یہ اخبار تو اردو میں ہے میں اسے پڑھ نہیں سکتا۔ اگر انگریزی میں وہ میرے خطوط شائع کرتے تو بات تھی اور ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ وہ اپنے پراپیگنڈا کے لئے خطوط کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال لیتے ہیں۔ گویا اس طرح خط و کتابت کرنا بہت خطرناک بات ہے۔

اس "ڈھال" لینے کے متعلق میں ناظرین کی توجہ ایک بات کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ پیغام صلح نے اس خط کو شائع کرتے ہوئے اس کا "خلاصہ" درج ذیل کیا ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ یا تو سارا خط شائع کرتے یا اقتباس یعنی جو کچھ بھی ہوتا اس کی پوری پوری ذمہ داری اکنی صاحب پر ہوتی لیکن اب میں پیغام صلح والوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اکنی صاحب کا اصل خط شائع کریں تا اگر اکنی صاحب نے واقعی یہ بات لکھی ہو تو پیغام صلح کے ذمہ "ڈھال لینے" کا الزام نہ رہ جائے۔

پھر گفتگو عرب صاحب سے مناظرہ کے متعلق ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا کہ کیا میرا یا ہماری جماعت کا عرب صاحب سے مناظرہ ہوا تھا؟
کہنے لگے "میرا خیال ہے کہ میں نے ایسا سنا تھا۔"

مجھے یہ بات کہنے کی ضرورت نہیں کہ میرے حرکات و سکنات خصوصاً مناظرہ یا لیکچر وغیرہ ایسے نہیں ہوتے کہ کوئی یہ کہہ سکے کہ اس کا "خیال ہے کہ اس نے ایسا سنا تھا" خدا کے فضل سے یہ تمام باتیں اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں اور یوں بھی لوگوں کی نگاہیں اس طرف لگی رہتی ہیں کہ میں کہاں جاتا ہوں۔ کیا کرتا ہوں۔ کس سے میری گفتگو ہوتی ہے اور کس سے مناظرہ کی طرح بندھتی ہے اگر مجھ سے مناظرہ ہوا ہوتا تو ان کو یہ کہنے کا موقعہ نہ ملتا کہ ان کا خیال ہے کہ انہوں نے ایسا سنا تھا۔

بہر حال حقیقت یہ ہے کہ عرب صاحب کا نہ مجھ سے کوئی مناظرہ ہوا اور نہ ہماری جماعت کے کسی اور شخص سے۔ ہمارا چیلنج جوں کا توں قائم ہے۔

اس جگہ ضمنی طور پر اس بات کا بیان کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ یہ عرب صاحب جب لیگوس سے واپس گئے تو ان کے میزبان بھی جو چندہ کے لئے ان کے ساتھ ہی روانہ ہوئے۔ اب میزبان صاحب واپس آ چکے ہیں اور ان کو شکوہ ہے کہ وہ عرب صاحب راستہ میں ان کے ایک سو بیس پونڈ لے کر فرار ہو گئے اور پھر کہیں نظر نہ آئے۔ مجھے اس میزبان سے دلی ہمدردی ہے۔

اس کے بعد اکنی صاحب سے میں نے پوچھا کہ کیا آپ کی پارٹی (یعنی جس پارٹی کے صدر مسٹر جبریل مارٹن ہیں) اور جناب مولوی محمد علی صاحب کی پارٹی ایک ہی بات ہے تو ادھر ادھر کی تاویلیں کرنے لگے۔ "ہاں ایک ہی بات ہے" میں نے عرض کیا بہت اچھا اگر آپ کو اس بات پر یقین ہے تو مہربانی فرما کر یہی فقرہ کاغذ پر لکھ دیجئے گا۔ وہ ہنسے اور کہنے لگے یہ باتیں کوئی لکھنے کے لئے تھوڑی ہوتی ہیں۔ اب کہہ جو دیا۔

میں نے عرض کی بہت اچھا۔ لکھئے گا نہیں یہ پاس ہی دو قدم پر الحاجی اشنوڈی (یہ صاحب مسٹر جبریل مارٹن کی پارٹی کے مقتدر اصحاب میں سے ہیں) کی دوکان ہے وہاں تک چلئے گا اور ان کی موجودگی میں یہ فقرہ کہہ دیجئے گا۔ لیکن وہ رضامند نہ ہوئے میں نے ان کو بیس شلنگ بھی پیش کئے کہ اگر وہ ایک فقرہ لکھ دیں تو یہ رقم ان کی نذر کر دی جائے گی لیکن انہوں نے نہ ماننا تھا اور نہ وہ مانے۔

اس پر میں نے ان کو ان کی پارٹی کے قواعد و ضوابط دکھائے کہ ان کی پارٹی میں کوئی شخص اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی نہ مانے گویا ان کی پارٹی میں شمولیت کا ایک بنیادی اصول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا اقرار ہے۔ "کہنے لگے ہاں یہاں لکھا ہوا تو ایسا ہی ہے لیکن ان کا ذاتی عقیدہ؟"

ابھی انہوں نے اتنا ہی کہا تھا کہ میں نے عرض کی "یہ تو منافقت ہے کہ آپ کا ذاتی عقیدہ کچھ ہو اور آپ کی پارٹی کا عقیدہ کچھ اور ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت ایسی بات تو ہے نہیں کہ ایک ہی پارٹی کے چند ممبر اس پر یقین لائیں اور دوسرے اس کی مخالفت میں ہوں۔ تو وہ بڑی سادگی سے کہنے لگے در اصل مجھے آپ سے اور تو کوئی اختلاف نہیں۔ صرف اس بات میں میں متفق نہیں ہوں کہ سورہ صف کی آیت (اسمہ احمد والی آیت) کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چسپاں کیا جائے۔

غرضیکہ کچھ دیر تک ایسی ہی گفتگو ہونے کے بعد مسٹر اکنی یہ وعدہ کر کے تشریف لے گئے کہ وہ آئندہ ہفتہ کی صبح کو پھر تشریف لائیں گے۔ ہفتہ گذر چکا اور وہ نہیں آئے۔ لیکن خیر ہو سکتا ہے کوئی مصروفیت پیش آ گئی ہو اس لئے میں ابھی کچھ اور انتظار کرنا چاہتا ہوں اور اگر وہ نہ ہی آئے تو انشاء اللہ ان کے مکان پر جا کر مل آؤں گا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فتح بالآخر احمدیت کی ہی ہوگی!

"اسی طرح خداوند کریم نے بارہا مجھے بتایا کہ ہنسی ہوگی اور ٹھٹھا ہوگا اور لعنتیں کریں گے اور بہت ستائیں گے لیکن آخر نصرت الٰہی تیرے شامل حال ہوگی اور خدا دشمنوں کو مغلوب اور شرمندہ کرے گا۔ چنانچہ براہین احمدیہ میں بہت سا حصہ الہامات کا انہی پیشگوئیوں کو بتلا رہا ہے اور مکاشفات بھی بتلا رہے ہیں چنانچہ ایک کشف میں میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ میرے سامنے آیا اور وہ کہتا ہے کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں۔ تب میں نے اس کو کہا کہ تم کہاں سے آئے ہو۔ اس نے عربی زبان میں جواب دیا اور کہا کہ جئت من حضرۃ الوتر یعنی میں اس کی طرف سے آیا ہوں جو اکیلا ہے۔ تب میں اس کو ایک طرف خلوت میں لے گیا اور میں نے کہا کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں مگر کیا تم بھی پھر گئے۔ تو اس نے کہا ہم تو تمہارے ساتھ ہیں تب میں اس حالت سے منتقل ہو گیا۔ لیکن یہ سب امور درمیانی ہیں۔ اور جو خاتمہ امر پر مقدر ہو چکا ہے وہ یہی ہے کہ بار بار کے الہامات اور مکاشفات سے جو ہزارہا تک پہنچ گئے ہیں اور آفتاب کی طرح روشن ہیں خداتعالے نے میرے پر ظاہر کیا کہ میں آخرکار تجھے فتح دوں گا اور ہر ایک الزام سے تیری بریت ظاہر کر دوں گا اور تجھے غلبہ نصیب ہوگا اور تیری جماعت قیامت تک اپنے مخالفوں پر غالب رہے گی اور فرمایا کہ میں زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کر دوں گا۔ اور یاد رہے کہ یہ الہامات اس واسطے نہیں لکھے گئے کہ ابھی کوئی ان کو قبول کر لے بلکہ اس واسطے کہ ہر چیز کے لئے ایک موسم اور وقت ہے۔ پس جب ان الہامات کے ظہور کا وقت آئے گا اس وقت یہ تحریر مستعد دلوں کے لئے زیادہ تر ایمان اور تسلی اور یقین کا موجب ہوگی۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔"

(الحکم ۸ر اکتوبر ۱۸۹۷ء)

اذکروا موتاکم بالخیر

(۱) قاضی عزیز الدین صاحب مرحوم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے ۶ر دسمبر ۱۹۴۸ء کو بمقام چک ۱۳۷ ضلع منٹگمری میں وفات پاچکے ہیں۔ مرحوم فیض اللہ چک ضلع گورداسپور کے ممتاز اور متمول زمیندار تھے۔ یہ گاؤں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ میں بعض صحابہ کرامؓ خصوصاً حضرت حافظ نور محمد صاحبؓ اور حافظ حامد علی صاحبؓ کی نسبت سے بہت مشہور ہے۔ مرحوم باوجود صاحب جائداد ہونے کے نہایت سادہ زندگی بسر کرنے کے عادی تھے۔ تبلیغ کا شوق رکھتے تھے۔ غریب پروری اور مہمان نوازی میں دوسروں کے لئے نمونہ تھے مرکز سے جو دوست بھی تشریف لاتے تھے۔ اُن کی خدمت اور مہمان نوازی کو عین سعادت سمجھتے تھے۔ خاص کر دارالشیوخ کے طلبہ کی دودھ اور عمدہ خوراک سے مہمان نوازی کرنا فخر سمجھتے تھے انقلاب زمانہ کی وجہ سے اعزا و اقربا پاکستان میں آکر ایک جگہ جمع نہ ہو سکے۔ اور خاندان کے بہت سے افراد مرحوم کے جنازہ میں شامل ہونے سے بھی محروم رہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور خدمت اسلام کی توفیق دے۔ آمین

(۲) قدم خان مرحوم موصی (محافظ بیت المال) ملک افغانستان کے رہنے والے تھے۔ لاہور میں آکر وفات پائی۔ نہایت مخلص اور تبلیغ کے عاشق تھے۔ عرصہ تک بنوں شہر کی انجمن احمدیہ کے انچارج رہے۔ مرحوم موصی تھے اور چندوں کے بہت پابند تھے۔ افغانستان سے آمدہ لوگوں کے لئے مبلغ کا کام دیتے تھے۔ صاحب رؤیا و کشف تھے۔ مخالفین آپ کی دعا کے قائل تھے۔ سید عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کے خاندان سے خاص انس و محبت رکھتے تھے۔ آخری عمر میں ملازمت چھوڑ کر قادیان دارالامان تشریف لے آئے تھے۔ اس جگہ آپ نے بیت المال میں ملازمت اختیار کر لی۔ اور اپنے فرائض کو نہایت دیانتداری سے ادا کیا۔ افغان بھائیوں کے لئے بہترین ناصح اور عملی نمونہ تھے۔ مرحوم ایک بیوہ اور تین لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں۔ جن کی تربیت اور پرورش کا ذمہ مکرم خان محمد اکرم صاحب رئیس چارسدہ نے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ خان صاحب موصوف کو جزائے خیر دے آمین۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ اور مغفرت فرمائے۔ آمین۔

(خلیل الرحمٰن خان احمدی)

۳۱ مارچ اور بیرونی ممالک کی جماعتیں

بیرونی ممالک کی جماعتوں اور براہ راست وعدہ کرنے والے مجاہدین تحریک جدید کے لئے وعدوں کی آخری میعاد اگرچہ ۳۰ اپریل ہے۔ لیکن ہر جماعت اور ہر فرد کو ابھی کوشش کرنی چاہیئے کہ اس کا وعدہ گذشتہ سال سے بہرحال اضافہ کے ساتھ آخری میعاد سے پہلے ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت بابرکت میں پیش ہو جائے۔ تحریک جدید کے مجاہدین کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ وعدہ کی ۳۱ مارچ تک سو فیصدی ادائیگی ان کو سابقون الاولون کی صف اول میں کھڑا کرتی ہے۔ پاکستان کی جماعتیں اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب خصوصیت سے ۳۱ مارچ تک اپنے وعدے ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر بیرونی ممالک کے مخلصین بھی ۳۱ مارچ تک ادا کرنے میں پاکستان کی جماعتوں سے پیچھے نہیں رہا کرتے

چنانچہ جماعت عدن سے اطلاع ملی ہے۔ کہ جماعت عدن کے تمام مجاہدین کے وعدوں کی میزان چار ہزار روپیہ سے اوپر ہے اور وہ حسب معمول اس کوشش میں ہیں کہ ۳۱ مارچ تک ساری جماعت کا وعدہ سو فی صدی حضور کی خدمت میں پیش ہو جائے۔

جناب محمد اکرم خان صاحب غوری نیروبی افریقہ سے لکھتے ہیں:-

کل شب میں الفضل کا تازہ آمدہ پرچہ پڑھ رہا تھا۔ ان میں سے ایک میں آپ نے آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ وہ دفتر میں تشریف لائے اور وعدہ کرنے کے معاً بعد فوراً ہی چیک دے دیا۔ اس کے بعد آپ نے تحریک فرمائی ہے کہ دوست ۳۱ مارچ سے قبل وعدہ ادا کرکے سابقون الاولون میں شامل ہوں۔ خاکسار نے پچھلے سال ۵۰/- شلنگ ادا کئے تھے۔ اس سال مجھے بہت سی مشکلات ہیں اور میری ضروریات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ لیکن چونکہ مجھ پر یہ خدا کا خاص احسان رہا ہے کہ گذشتہ سالوں میں ہر دفعہ اضافہ کے ساتھ ہی وعدہ لکھواتا رہا ہوں۔ اور بعض سالوں میں مالی مشکلات کے باوجود سو فی صدی وعدے ادا ہوتے رہے ہیں۔ میرے پیارے خدا کا مجھ پر ہمیشہ افضل رہا۔ اس نے میری مالی ضروریات کو پورا کیا ہے۔ اس لئے میں نے پندرھویں سال کا وعدہ ۵۰۰ شلنگ کا پیش حضور کیا۔ اس وعدہ کی ادائیگی کے متعلق تحریک ستمبر میں ۱۶½ فی صدی کی شرح پر شامل ہونے کے سبب میرا ارادہ یہ تھا کہ ہر ماہ ۷۵ شلنگ کی قسط ادا کروں گا چنانچہ گذشتہ ماہ میں نے پہلی قسط ادا کر دی تھی۔ اب اخبار الفضل میں آپ کی تحریک پڑھنے کے بعد میں نے فیصلہ کیا۔ کہ ۳۱ مارچ سے قبل اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کرکے سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش کروں (سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش کرنا ہر مومن کا حق ہے۔ اور اس حق کو حاصل کرنے کیلئے ہر مجاہد کو خواہ وہ پاکستان کا ہو یا ہندوستان کا یا بیرونی ممالک کا ابھی کوشش کرنی چاہیئے کہ اس سے سلسلہ کو بھی زیادہ فائدہ پہنچے۔ اور ان کا نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش ہو سکے اور ان کے لئے سابقون کا حق بھی محفوظ ہو جائے پس آپ بھی ابھی سے اس حق کو لینے کی سعی فرما دیں۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ احباب کو خطوط کے ذریعہ توجہ دلا رہا ہے۔ وکیل المال۔) چنانچہ آج صبح کی ڈاک میں نے ۲۵۰/- شلنگ کا چیک دوسری اور آخری قسط کا محاسب صاحب نیروبی کو ارسال کر دیا۔ الحمد للہ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء میں اس وعدہ کی سو فیصدی ادائیگی کو اللہ تعالیٰ کا خاص احسان خیال کرتا ہوں اور شکرانے کے طور پر اپنے بچوں عزیزان محمد امجد خان۔ محمد اجمل خان۔ محمود احمد خان۔ مسعود احمد خان کی طرف سے ایک سو شلنگ کا وعدہ کرتا ہوں اور دعا کا ملتجی ہوں۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب عدیس آبابا مغربی افریقہ نے اطلاع دی ہے کہ یہاں سے براہ راست روپیہ نہ ملنے کے سبب میں نے لندن کے ذریعہ روپیہ بھیجا ہے اس میں سے ۱۲۰۰ کا میرا اور اہلیہ صاحبہ کا پندرھویں سال کا وعدہ ادا کر لیا جائے۔ یہ روپیہ ابھی پہنچا نہیں۔

ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب نیروبی کا پندرھویں سال کا وعدہ ۶۲۵/- شلنگ ادا کر چکے ہیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

مختصر رپورٹ جلسہ ہائے مصلح موعود لجنہ اماء اللہ بیرون

لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ:- تلاوت و نظم کے بعد دو مضمون پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت پر پڑھ کر سنائے گئے۔ اور ایک مضمون مصلح موعود کے کارناموں پر پڑھا گیا۔

لجنہ اماء اللہ بہلول پور ضلع سیالکوٹ:- تلاوت و نظم کے بعد جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے ۲۰ر فروری ایسے مبارک دن کی اہمیت بتائی گئی۔ اس کے بعد ایک مضمون خلافت ثانیہ کی برکات پر اور دوسرا مضمون بعنوان "مصلح موعود" پڑھا گیا۔ جس میں تفصیلی طور پر اُن پیشگوئیوں کا ذکر کیا گیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ شیخ نعمت اللہ ولی۔ امام یحییٰ بن عقب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کے متعلق بیان فرمائیں۔ نیز سبز اشتہار والی پیشگوئیوں کا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے وجود باجود میں پورا ہونا ثابت کیا۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ حاضری ساٹھ کے قریب تھی قلعہ سوبھا سنگھ اور موضع لوہاں وغیرہ کی مستورات احمدی و غیر احمدی بھی شامل تھیں۔ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی (سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

تعمیر ربوہ کے متعلق ضروری اعلان!

ربوہ میں خدا کے فضل سے تعمیر کا کام جاری کیا جا رہا ہے۔ مندرجہ ذیل پیشہ ور اصحاب جماعت کی خدمات کی ضرورت ہے

(۱) اینٹوں یا دوسرے ہر قسم کے میٹریل (Building Material) کی ڈھلائی کے لئے گدھے والوں کی ضرورت ہے

(۲) معماروں وغیرہ کے ہمراہ کام کرنے کے لئے مزدوروں کی ضرورت ہے۔

(۳) آرہ کشوں اور نجاروں کی ضرورت ہے۔

تمام کام عام طور پر ٹھیکہ پر دیئے جائیں گے۔ احباب کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ ربوہ کی تعمیر کا کام نہایت کفایت سے کرانا مقصود ہے۔ اس لئے تمام نرخ مناسب رعایت اور احتیاط سے پیش کئے جائیں آرہ کش اور نجار فوری توجہ کریں۔ امیر جماعت احمدیہ جہلم خود توجہ فرمائیں۔ اپنے شہر یا اس کے ارد گرد سے آرہ کش اور نجار بھجوا دیں۔ وہاں نسبتاً ارزاں نرخ پر کام کرنے کے لئے ایسے پیشہ ور لوگ مل سکیں گے لکڑی موقعہ پر پہنچ چکی ہے۔ اور آ رہی ہے۔ تمام احباب جن تک یہ اعلان پہنچے۔ ایسے پیشہ ور لوگوں کو مطلع کر دیں:-

(سیکرٹری تعمیر کمیٹی جودھامل بلڈنگ لاہور)

بقیہ صفحہ ۴

کا موجب بنا وہاں اپنے فلسطین کے مہاجر احمدی بھائیوں کا احوال معلوم کرنے اور پھر سے شیرازہ بندی کرنے کا موقع ملا اور ذاتی علم کی بناء پر اس سلسلہ میں سابقہ کے ساتھ ایک نہایت کارآمد مفصل معلومات پر مشتمل ایک خاص فہرست بھی تیار کی۔

درخواست دعا

بالآخر اپنے ان پناہ گزین احمدی بھائیوں۔ جماعت احمدیہ کبابیر اور محترم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ انچارج مقیم حیفا کے لئے احباب سے خاص طور پر دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ نیز جماعت احمدیہ دمشق اور

گھونگے کا دل

نیویارک ۱۱ مارچ:۔ حیاتِ حیوانی کے شعبہ ٹوسینہ کے ڈاکٹر ایچ مالکم اون اور اُن کے ساتھیوں کی توجہ گھونگے کی نبض اور دل کی دھڑکن کی طرف لگی ہوتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایک بجلی کے آلہ کی مدد سے گھونگے کے فعل معدہ کا حال معلوم کیا جا سکتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ گھونگے کا دل ایک منٹ میں اٹھائیس بار دھڑکتا ہے۔ (استار)

شام اور جاپان میں تجارت

دمشق ۱۱ مارچ:۔ شام کی وزارت قومی معاشیات جاپان میں امریکی حکام کی جاپان میں تجارتی صنوابط کے متعلق معلومات پر غور کر رہی ہے۔ تاکہ جاپانیوں کے ساتھ تجارتی معاہدہ کیا جا سکے۔ شام کو امید ہے کہ وہ اس علاقے سے سستا مال درآمد کرے گا۔ (استار)

عرب بچوں کے لئے امداد

لعبد ۱۱ مارچ:۔ بچوں کی امداد کی بین الاقوامی کمیٹی کے نمائندے ایم اولووسکی یہاں پہنچے ہیں۔ انہوں نے مہاجر بچوں کو امداد پہنچانے کے لئے روپیہ دینے کے سوال پر وزیر خارجہ اور دوسری اہم شخصیتوں سے ملاقات کی۔ (استار)

لبنان کی فوج پر بیس لاکھ لیرا خرچ

بیروت ۱۱ مارچ:۔ وزیر اعظم ریس الصالح نے ایوان پارلیمنٹ کو بتایا کہ حکومت لبنان ایک دفاعی اسکیم تیار کر رہی ہے۔ جس پر لاکھوں لیرا خرچ کئے جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ موجودہ صورتِ حال کا مقابلہ کرنے کے لیے مسلح افواج میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اور فوج کا خرچ بیس لاکھ لیرا تک پہنچ گیا ہے۔ پارلیمنٹ نے وزیر دفاع کا بجٹ منظور کر دیا۔ (استار)

برطانیہ کا فاضل بجٹ کا میزانیہ

لندن ۱۱ مارچ:۔ جب اس سال مارچ کی ۳۱ تاریخ کو برطانوی وزیر خزانہ سر سٹیفورڈ کرپس برطانیہ کا میزانیہ پیش کریں گے۔ تو معمولی آمدنی اخراجات سے ایک ارب روپیہ زیادہ ہو گی۔ ابھی جب کہ سال ختم ہونے میں تین ہفتہ باقی ہیں۔ فاضل بجٹ ۹۰ کروڑ ۷۲ لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ ہے۔ جو اس سال کے تخمینہ سے ۱۱ کروڑ پونڈ سے بھی زیادہ ہے۔ (استار)

دنیا کا سب سے ہلکا ریڈیو!

نیویارک ۱۱ مارچ:۔ امریکی افواج کی سگنل کور کے پاس جو ریڈیو ہیں۔ ان کا وزن صرف ۱۱ اونس ہے۔ یہ ریڈیو سیٹ خبریں بھیج بھی سکتے ہیں۔ اور سن بھی سکتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ دنیا میں سب سے ہلکے ریڈیو سیٹ ہیں۔ یہ سیٹ ہاتھ کی ہتھیلی پر بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔ اور اس کو دو سو گز کے فاصلہ پر سے سنا جا سکتا ہے۔ (استار)

مشرقی جاوا میں ولندیزیوں کو سول نظم قائم کرنے میں ناکامی ہوئی!

جاوا کی جمہوریہ مرکزی کمیسریٹ کے انفرمیشن ڈیپارٹمنٹ کے کمیونیکے میں جو جمہوریہ انڈونیشیا کی ہنگامی حکومت کو بھیجا گیا تھا۔ بتایا گیا ہے۔ کہ جمہوریہ کے وزیر قانون مسٹر سوسانتو۔ نوجوانوں کے محکمہ کے وزیر مسٹر سینیو اور ریپبلکن پارٹی سیکرٹری ایگزیکٹو کے ممبر مسٹر سوسلواتی دو ماہ سے مشرقی جاوا کے دورے پر ہیں۔

اس پارٹی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ جمہوریہ فوج کے کمانڈر انچیف جنرل سرامان رو بصحت ہیں۔ جنرل موصوف نے متعدد محاذوں کا دورہ کیا۔ اور قومی حالات کا بنظر غائر معائنہ فرمایا۔ مختلف محاذوں کے کمانڈروں سے ملاقات کی۔ ان ملاقاتوں کا نہایت عمدہ اثر نکلا۔ گوریلا سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ اور دن بدن ان کی شدت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جہاں جہاں سے جنرل موصوف گذرے عوام نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا۔

اس پارٹی میں جو دورہ کر رہی ہے۔ جمہوریہ کے امور مذہبی کے وزیر حاجی کیاسے شکور بھی ہیں۔ بے چین اور بے قرار عوام کو انہوں نے مذہبی تلقین کی۔ اور ہدایات دیں۔ نیز انہیں مشورہ بھی دیا۔

مشرقی جاوا میں ولندیزی اقدام کا ذکر کرتے ہوئے پارٹی کی رپورٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ کینڈیری۔ تلنگ آگنگ پاچی تن۔ مادیون اور ناگان جک میں سول نظم قائم کرنے کے ولندیزی بے سود کوشش کر رہے ہیں۔ ابھی تک انہیں کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ اس کی وجہ عوام کا ولندیزیوں سے عدم اشتراک ہے۔

ولندیزی مظالم سے کاروائی کے متعلق پارٹی کی اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ سڑکوں اور بازاروں میں خوانچہ والوں اور دوکانداروں کو اور کھیتوں میں کسانوں کو گھومتے پھرتے ڈچ فوجی اپنی گولیوں کا نشانہ بناتے رہے ہیں۔ تلنگ آگنگ میں زیادہ تر عورتیں ولندیزی مظالم کا شکار ہوئیں۔ اُن کی عصمت دری کی گئی۔ اور ان سے وحشیانہ سلوک روا رکھا گیا۔ پارٹی نے چھاپہ مار دستوں کی سرگرمیوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ مادیون۔ سورابایا اور پاپاچی تن اور سولو کے درمیان شاہراہ پر چھاپہ مار دستے اکثر ولندیزی قافلوں پر حملے کرتے رہتے ہیں۔

شام میں بھیڑوں کی تعداد

دمشق ۱۱ مارچ:۔ شام اور مشرق اردن کی حکومتیں سرحد پر بھیڑوں کی اعداد و شمار معلوم کرنے کی تیاری کر رہی ہیں تاکہ اُن سے ٹیکس اطمینان بخش طریقہ پر وصول کیا جا سکے۔ (استار)

اجلاس جناب شیخ عبداللطیف صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

احسان ولد حاجی۔ محمد حیات نابالغ ولد سردار بولایت احسان چچا خود۔ دلی ولد اللہ دتہ قوم جٹ گوندل سکنہ مٹو۔ تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات

بنام

مدن ولد جگن ناتھ۔ مکند لال ولد گوردو داس پسران۔ ارجن داس۔ موہن لال ولد گنیش داس، دکندن لال۔ پسران ہرنرائن۔ مسمات الیشر دیوی دویران دیوی بیوگان کرم چند اروڑہ سکنہ قادر آباد تحصیل پھالیہ

دعویٰ فک الرہن رقبہ موضع مٹو تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا مسؤل علیہم سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب میں چلے گئے ہیں۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کوئی عذر فک الرہن میں ہو۔ تو مورخہ ۲۸/۳/۴۹ کو حاضر عدالت ہذا ہو جاویں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

۵/۳/۴۹

دستخط حاکم

مہر عدالت

چین کی جنگ میں کمیونسٹوں کی حالت

کمیونسٹوں کو جنگ ختم کرنی پڑے گی یا نازک حالات کا سامنا

لندن ۱۱ مارچ:- اب کمیونسٹ چین کی جنگ میں پیشقدمی کو ہاتھ سے کھوتے جا رہے ہیں۔ انہیں یا تو جلد از جلد جنگ ختم کر دینی چاہیئے۔ اور یا پھر نازک صورت حال کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ نظریہ مشہور تبصرہ نگار ہیل تلمان کا ہے جنہے شنگھائی سے ایک برقیہ میں تحریر کیا ہے۔ کہ کمیونسٹوں کے لئے یہ بات قبل عمل نہیں ہو گی۔ کہ وہ پورے چین پر قبضہ کر لیں

اخبار ڈیلی ہیرلڈ" میں شائع شدہ ایک مقالہ میں تلمان رقمطراز ہے۔ کہ اگرچہ کمیونسٹوں کی فوجی فتوحات بہت اثر انداز ہیں۔ لیکن انہوں نے جو کچھ حاصل لیا ہے۔ وہ پورے چین پر قبضہ جمالینے کا پہلا دور ہے اور اب پہل جنگ سے تھکے ہوئے عوام سے کر رہے ہیں۔ چین کے سپاہیوں کی اب صرف ایک خواہش زندہ رہنے کی ہے۔ اب اگر کسی فریق نے جنگ شروع کی۔ تو جو بھی ذمہ دار ٹھہرا۔ اُسے چینی مغضوب الغضب باشندوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جو اس وقت انتہائی طور پر مفلس ہو گئے ہیں۔

تلمان مزید لکھتاہے کہ "کمیونسٹوں کے نظریہ سے جنگ جاری رہنے میں نقصان ہے۔ بہت کم لوگوں کو اس بات میں شبہ ہے۔ کہ وہ کسی وقت بھی چین کے اور علاقوں پر قبضہ کر سکتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ وہ مفاہمت کر کے عوام کا اعتماد حاصل کر لیں۔ انہیں ان ہزاروں چھوٹے چھوٹے افسروں کے بغیر ہی کام چلانا پڑے گا۔ جو اس وقت چین کی قوم پرست حکومت کو چلا رہے ہیں۔ لیکن کمیونسٹوں کے پاس ان کی جگہ لینے کے لئے آدمی نہیں ہیں۔

(استار)

ویٹ نام میں امن کی اُمیدیں

پیرس ۱۱ مارچ:- فرانس کے سیاست دانوں کی رائے میں ہند چینی میں جہاں آئندہ ماہ سابق شہنشاہ باؤ ڈی" فرانسیسی یونین کے حلقہ" میں ایک نئی اور آزاد متحدہ ویٹ نام کے حاکم اعلیٰ ہو کر روانہ ہو گئے ہیں۔ نظم ونسق اور ترقی کا اجراء ہونے کی بہت کم اُمیدیں ہیں۔

گفت وشنید کے دوران میں جو ایک سمجھوتے کی شکل میں ختم ہوئی۔ باؤ ڈی نے اس کردار کو ادا کرنے کی قابلیت کے متعلق جو اس کو سونپی گئی ہیں۔ بڑی خامیوں کا اظہار کیا سوویٹ نامی اس کو ایک ایسی ہستی سے تعبیر کریں گے۔ جس نے فرانس کو بہت زیادہ مراعات دیدی ہیں۔ یہ ابھی دیکھنا باقی ہے۔ کہ اس معاہدہ میں ویٹ نام کے مستقبل میں فرانس کے ساتھ تعلقات کی نوعیت کمیونسٹ لیڈر ہوچی منہ کے اثرات کو ختم بھی کر سکے گی یا نہیں۔

فرانس ہند چینی میں فوجی اہمیت کے اڈوں پر قبضہ رکھے گا۔ ویٹ نامی سلطنت میں آمد ورسل ورسائل کا حق رکھے گا۔ اور دوران جنگ میں ویٹ نام کی فوج کا کنٹرول ایک جنرل اسٹاف کرے گا۔ جس کی سرکردگی ایک فرانسیسی جنرل کرے گا۔

فرانس میں اس مسئلہ پر ابھی تک سیاسی خیالات میں اختلاف ہے۔ کہ اس موقع پر کمیونسٹ طاقت کو چیلنج کرنا چاہیئے تھا یا نہیں۔ اور اس حالت میں چین کے دروازے پر ایک مضبوط نظام کی ضرورت ہے فرانس میں اختلاف رائے کی وجہ یہ نہیں ہے کہ باؤ ڈی کا اپنا اعتماد بڑھ گیا ہے۔ (استار)

دالوں کا سالانہ تخمینہ

لاہور ۱۱ مارچ:- ۱۹۴۹ء کی ماش، مونگ اور خریف کی دوسری دالوں سے متعلق آخری پیشینگوئی کو محکمہ زراعت مغربی پنجاب نے مرتب کیا ہے۔ اس پیشگوئی کے مطابق ماش کی فصل کے زیر کاشت کل رقبہ کا تخمینہ ۸۲۴۰۰ ایکڑ لگایا گیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پچھلے سال کے اصل رقبہ کے مقابلہ میں اس میں ۲۸ فی صدی کی کمی ہوئی ہے۔

مونگ کے زیر کاشت کل رقبہ کا اندازہ ۱۶۰۲۰۰۰ ایکڑ ہے۔ اس کے مقابلہ میں پچھلے سال کا اصل رقبہ ۱۵۱۴۰۰ ایکڑ تھا۔ اس فصل کی کل پیداوار کا تخمینہ ۱۸۹۰۰ ٹن ہے (از محکمہ اطلاعات مغربی پنجاب)

دولت مشترکہ کے مذاکرات کے متعلق

وہائٹ ہال کا سکوت

لندن ۱۱ مارچ - مجوزہ دولت مشترکہ کانفرنس کی پبلسٹی میں مختصر سی سرگرمیاں کرنے کے بعد وہائٹ ہال نے سرکاری طور پر پھر سکوت اختیار کر لیا ہے جیسا کہ آج وہائٹ ہال کے ایک ترجمان نے بیان کیا۔ اس وقت تک کچھ زیادہ نہیں کہا جائے گا۔ جب تک کہ ہمارے نمائندے اپنے مشن سے واپس نہ آجائیں گے۔ اور غالباً اسوقت بھی کچھ نہیں کہا جائے گا"

اپنی پبلسٹی کی وجہ سے وہائٹ ہال ایک قسم کے خلفشار میں پھنس گیا ہے۔ بغیر کچھ کہے ہوئے اطراف عالم میں اپنے نمائندے روانہ نہیں کئے جا سکے اور وہائٹ ہال کو یہ مشکل درپیش ہے کہ زیادہ کہے بغیر کافی کہہ دیا جائے۔ ضرورت سے کم باتیں کہنے کی وجہ سے غیر مفید قیاس آرائیاں ہوں گی اور زیادہ کہنے سے یہ غلط خیال پیدا ہو گا کہ برطانیہ دولت مشترکہ کے معاملات میں ضرورت سے زیادہ دلچسپی لے رہا ہے۔ جبکہ اس نے ایسا کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔ بلا شبہ اگر دولت مشترکہ کی کانفرنس منعقد ہوئی تو اس کے ایجنڈا پر آئینی ارتقا کو نمایاں جگہ حاصل ہو گی

یہاں مبصروں کو توقع ہے کہ مسٹر گورڈن واکر نئی دہلی میں اس سلسلہ میں پنڈت نہرو سے مشورہ کریں گے جنوبی افریقہ میں مشورہ کی صورت میں کم وبیش یہی ہو گی۔ اگر چہ وہاں اسکا انحصار موجودہ انتخابات کے نتیجہ پر ہے

(استار)

اینگلو مصری ایوان تجارت

لندن ۱۱ مارچ - جنوبی افریقہ کے ایک تجارتی دورے کے بعد لندن پہنچنے پر اینگلو مصری کے ایوان تجارت کے لئے صدر سر فرینک سنڈرسن نے ایوان کے مستقبل کے متعلق پر امیدی کا اظہار کیا۔

مسٹر سنڈرسن نے جو گذشتہ اٹھائیس سال سے مغربی لندن کے ضلع ایلنگ کی جانب سے پارلیمنٹ کے رکن ہیں اسٹار کو بتایا کہ اب وہ دوبارہ پارلیمنٹ کے انتخابات میں شریک نہیں ہوں گے اور اسوجہ سے مصر اور برطانیہ کے تعلقات اور زیادہ خوشگوار بنانے کے لئے اپنا دل ودماغ لگا دینے کے لئے ان کے پاس کافی وقت ہو گا

انہوں نے مرحوم لارڈ گرین وڈ کی خدمات کا جو انہوں نے اینگلو مصری تعلقات خوشگوار بنانے کے لئے انجام دیں اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایوان کے صدر کی حیثیت سے اپنے آپ کو ان کا حقیقی جانشین بنانے کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے کہا۔ اگر مجھے اور زیادہ ہمت افزائی کی ضرورت پڑی تو میں اپنے قدیم اور گہرے دوست مصری سفیر عمر پاشا سے حاصل کروں گا"

لندن واپس آنے کے بعد اب سر فرینک کا یہ کام بھی ہو گا کہ وہ ایوان کے مستقبل کے لئے ایک پروگرام تیار کریں (اسٹار)

جرمن جنگی قیدی تبت میں

شنگھائی ۱۱ مارچ لہاسہ کے ممنوع شہر میں ہندوستان میں ایک کیمپ سے بھاگے ہوئے دو جرمن جنگی قیدی اہل تبت کی ٹکنیشن کی حیثیت سے خدمت کر رہے ہیں۔ یہاں کیتھولک مشن کے ذرائع سے موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ایک قیدی بجلی کا انجنیئر رہا ہے اور دوسرا سڑکیں بنانے میں ماہر ہے۔ تبت کے جو تاجر کالو کے سرحدی شہر آئے ہیں ان کا بیان ہے کہ اگرچہ ہر قسم کی احتیاطی تدابیر اختیار کی گئیں اور ان کی تلاش میں جہازوں اور فوجیوں نے حصہ لیا لیکن وہ ہندوستان سے تبت پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔

(اسٹار)

شام میں مہاجرین کا تبادلہ

دمشق ۱۱ مارچ - شام میں عرب مہاجرین کو جنوبی صوبوں سے شمالی اور مرکزی صوبوں میں لایا جا رہا ہے۔ تا کہ ان کو جائے رہائش مہیا کی جا سکے۔ (اسٹار)

شرق اردن کی مصری اخبارات کو تنبیہہ

رملہ ۱۱ مارچ رملہ ریڈیو نے جو شرق اردن کی حکومت کے کنٹرول میں ہے آج حسب ذیل اعلان کیا۔ حکومت شرق اردن اور شرق اردن کے عوام شرق اردن اور مصر کے درمیان برادرانہ تعلقات قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ اب جب کہ مصری اخبارات بدقسمتی سے اس قسم کا مواد شائع کر رہے ہیں جس سے عرب محاذ میں کشیدگی پیدا ہونے کا امکان ہے تو شرق اردن بھی ان تمام سیاسی حقائق کو شائع کر دے گا جو اسکو فلسطین میں عرب افواج کے داخلے اور بعد کے متعلق مہیا ہیں۔ اور وہ فوجی کارروائیاں اور سیاسی دباؤ جن کی حمایت میں دستاویزات اور ریکارڈ موجود ہیں۔

"اگر مصری اخبارات نے شرق اردن کے خلاف اپنا نفرت انگیز پروپیگنڈا بند نہیں کیا۔ تو شرق اردن ایسے کرنے پر مجبور ہو جائے گا (اسٹار)

عراقی فضائی سروس اور آئی اے ٹی سی

لندن ۱۱ مارچ - اعلان کیا گیا ہے کہ یکم اپریل سے عراقی ایرویز بین الاقوامی انجمن فضائی آمد ورفت (آئی اے - ٹی - سی) کے لندن میں کلیرنگ ہاؤس کی رکن بن جائیں گی

اس رکنیت سے اب ارکین کی تعداد چھتیس ہو جائے گی۔ ۱۹۴۷ء میں اسکے ارکین صرف چوبیس تھے جو فضائی کمپنیاں مشترکہ راستوں پر پرواز کرتی ہیں وہ اسٹرلنگ یا ڈالر میں اپنی آمدنی کو تبدیل کرنے کے بعد آئی اے ٹی اے کے کلیرنگ ہاؤس کی خدمات کرتی ہیں ۱۹۴۸ء کی آمدنی ۱۲ کروڑ ڈالر تھی - (اسٹار)

عراق کی میڈیکل سامان تیار کرنیکی تجویز

بغداد ۱۱ مارچ - عراقی زراعتی بنک کی تجویز ہے کہ ملک کی میڈیکل ضروریات پوری کرنے کے لئے جراحی میں کام آنے والے روئی کے پیڈ گاز وغیرہ کافی مقدار میں پیدا کی جائے گی اور اس طرح تیس ہزار دینار سالانہ کی بچت کی جائے گی۔ جو باہر سے یہ سامان منگوانے پر خرچ کئے جاتے ہیں - (اسٹار)

اقبال شیدائی کی عراقی ریجنٹ سے ملاقات

بغداد ۱۱ مارچ - پاکستان کمیٹی کے مسٹر محمد اقبال شیدائی نے عراقی ریجنٹ امیر عبد اللہ سے ملاقات کرنے کے بعد بتایا کہ انہوں نے ریجنٹ کے سامنے ان خطروں کا مقابلہ کرنے کے لئے جو اسلامی دنیا کو پیش آ رہے ہیں مسلم قوموں میں منتظم اشتراک عمل کی ضرورت بتائی۔ ریجنٹ نے اس پر ہمدردی کا اظہار کیا اور غور کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ (اسٹار)